OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 6 Issue 3 (July-September 2023)

"الموافقات فی اصول الشریعہ": منہج اور خصوصیات

"*Al-Mūwāfaqāt fī usūl al-Sharīʿah*": Methodology and Characteristics

Hafiz Muhammad Masood Ahmad
Lecturer, Jamia Naeemia Lahore/Doctoral Candidate Islamic Studies, University of Education, Lahore

Prof. Dr. Matloob Ahmad
Dean Faculty of Arts and Social Sciences, The University of Faisalabad, Faisalabad

Mirza Muhammad Ali Raza
M Phil Scholar, Ghazi University, Dera Ghazi Khan Punjab Pakistan

Abstract

Imām Abū Isḥāq al-Shaātibī, an Andalusian Sunni scholar of the Mālikī school, was a foundational figure in Usūl al-Fiqh (methodology of law). He passed away in 1388 (790 H) in Granada, Spain. Also known as Ibrāḥīm Ibn Mūsa Ibn Muhammad al-Shātibī al-Gharnāṭī. His works are essential readings in Usūl al-fiqh. For those engaged in ijtihād. "Al-Muwāfqāt fī Ūsūl al-Shari'a" is a renowned work by Imām Shātibī that focuses on the principles of Islamic jurisprudence and their application to contemporary challenges, while addressing new issues that arise with changing times. In this context, Imām Shātibī employs innovative terminology to enhance the understanding of religious concepts, highlighting the significance of the objectives of Sharia and their adaptability through modern reforms.

The book encompasses various dimensions of Islamic jurisprudence. Key points discussed in "Al-Muwāfqāt" include the exposition of

hidden intricacies within the Hanafī school of thought, articulation of principles of legal objectives in the finest manner. The author emphasizes three central elements: discovering the true intent of legal rulings, ensuring practical application of these rulings, and considering the objectives behind them.

Imām Shātibī introduces the concept of "Tawfiq Zahirī" as a way to reconcile differences among jurists with elegance. The author categorizes objectives into two types: objectives derived from the divine law and objectives related to human responsibilities.

A prominent feature of "al-Muwāfaqāt" is its extensive utilization of Arabic language and contextual analysis of events. Imām Shātibī's meticulous examination of legal objectives, derivation of principles, and embrace of juristic guidelines is deemed crucial for achieving a comprehensive understanding of the objectives of Shāri'a.

Keywords: *Imām Abū Isḥāq al-Shātibī, Shari'ah,* Usūl al-Fiqh, al-Muwāfaqāt adaptability, practical application, Reconciliation, Contextual analysis, Integration, Jurisprudential reasoning, Islamic jurisprudence

تمہید

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا فرمایا ہے "وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ"[1] عبادت سے مراد اطاعت اور بندگی ہے۔ جو زندگی کی تمام پہلوں کو شامل ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی صورت میں ایک جامع مکمل اور بہترین نظامِ زندگی عطاء فرمایا اسی نظام کو دین اسلام کے نام سے موسوم کیا اور اس کی تکمیل اور انتخاب کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ "اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا"[2] اور اس دین کے علاوہ تمام ادیان کو مردود ٹھراتے ہوئے فرمایا کہ: "وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ"[3] اس لیے نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں دین کی توضیح، تشریح، تبلیغ، تعبیر اور تدوین کا نہ رکنے والا سلسلہ چل پڑا جس سے مختلف علوم وفنون معرض وجود میں آنے لگے چونکہ دین اسلام کا تعلق عمل ہی سے تھا اس لئے قرآن وحدیث سے احکام ومسائل معلوم کرنے کے لئے اصول وضع کئے گئے جس کو فقہ اور اصول فقہ کے نام سے موسوم کرکے مرتب اور مدون کیا جانے لگا۔ اس کا دائرہ مزید وسعت اختیار کر گیا اجتہاد اور مجتہد کے لیے نئے راستے واہ کئے۔ علماء کرام کی انتھک کوششوں کا سلسلہ جاری رہا مقاصد شریعت، احکام کے اسرار ورموز اور مصلحتوں کا تعین ہونے لگا۔ کثرت علوم، لغت عربیہ کی وسعت اور قرآن و حدیث کی جامعیت اور انسانوں کی مختلف عقلی سطحوں، مہارتوں، علاقوں کی ضرورتوں، علاقائی رسم ورواج اور زمانے کی تبدیلی سے درپیش چیلنجز کی وجہ سے علوم، اصول و قواعد میں

اختلاف اور اختلاط در آئی جس کی حل کے لئے مختلف علماء نے قلم اٹھایا اس میں ایک نمایاں نام امام شاطبیؒ کا ہے جس نے اپنی کتاب "الموافقات" میں نئی اصطلاحات کے ذریعے فقہاء کے درمیان اختلاف، فقہ، اصول فقہ کے حد بندی، اجتہاد اور مجتہد کے لیے شرائط، مقاصد شرعیہ کی تقسیم، احکام تکلیفیہ کے اسرار و رموز اور مصلحتوں کو بیان کر کے اسلاف کی کوششوں میں ایک مفید اور نمایاں اضافہ کیا۔

وجہ تسمیہ

امام شاطبیؒ نے اپنی اس کتاب کو "عنوان التعریف باسرار التکلیف" کے نام سے موسوم کیا ہے اور پھر اس کتاب کے متعلق اپنے شیخ کے خواب کی وجہ سے اس کا نام "الموافقات" رکھ دیا۔ امام شاطبیؒ اپنی کتاب کے مقدمہ میں اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ولأجل ما أودع فيه من الأسرار التكليفية، المتعلقة بهذه الشريعة الحنفية، سميته: (بعنوان التعريف بأسرار التكليف)، ثم انتقلت عن هذه السيماء لسند غريب، يقتضي العجب منه الفطن الأريب، و حاصله: أني لقيت يوماً بعض الشيوخ الذي أحلتهم مني محل الإفادة، و جعلت مجالسهم العلمية محطاً للرحل و مناخاً الوفادة، و قد شرعت في ترتيب الكتاب و تصنيفه، و نابذت الشواغل دونه تهذيبه و تأليفه، فقال لي: رأيتك البارحة في النوم، وفي يدك كتاب ألفته، فسألتك عنه، فأخبرتني أنه (كتاب الموافقات)، قال: فكنت أسألك عن هني هذه التسمية الظريفة، فتخبرني أنك وفقت به بين مذهبي ابن القاسم[4] و أبي حنيفة.[5] فقلت له: لقد أصبتم الغرض بسهم من الرؤيا الصالحة مصيب، و أخذتم من المبشرات النبوية، لجزء صالح و نصيب، فإني شرعت في تأليف هذه المعاني، عازماً على تأسيس تلك المباني، فإنها الأصول المعتبرة عند العلماء، و القواعد المبني عليها عند القدماء، فعجب الشيخ من غرابة هذا الاتفاق."[6]

(اور اس کتاب میں دین حنیف سے متعلق جو تکلیفی اسرار و رموز جمع کیے گئے ہیں، ان کی خاطر میں نے اس کا نام "عنوان التعريف باسرار التكليف" رکھا۔ پھر میں اس پہلو سے راویوں کے ایک عجیب سلسلے کی طرف چلا گیا، جو اس کی گہری عقل سے حیرانی کا متقاضی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دفعہ میں اپنے بعض ان شیوخ سے ملا جن سے میں مستفید ہوتا رہا ہوں۔ اور ان کی علمی مجالس ہی میرے (استفادے کے) مراکز تھے۔ اور میں نے کتاب کو ترتیب دینے اور اس کی درجہ بندی کرنے کے لئے اپنی دیگر مصروفیات ترک کر دی تاکہ اس کی ترتیب اور تصنیف بہتر انداز میں ہو سکے۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا: کل میں نے آپ کو خواب میں دیکھا، اور آپ کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی جسے آپ نے تصنیف کی ہے، تو میں نے اس کے بارے میں آپ سے پوچھا، تو آپ نے مجھے بتایا کہ یہ "كتاب الموافقات" ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں تم سے اس عمدہ (پیارے) نام) کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ اور تم مجھے بتا رہے ہیں کہ تم نے ابن القاسمؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے مذہب (دو مکاتب فکر) کو جمع (اکٹھا) کر دیا ہے۔

تو میں نے اس سے کہا کہ تم نے سچے خواب کا صحیح حصہ پالیا ہے اور تم نے بشارت نبوی میں سے ایک اچھا حصہ لیا ہے۔ تو میں نے ان قواعد کے بنیاد پر یہ عزم کرتے ہوئے ان معانی (مقاصد) کو تحریر کرنے کا آغاز کیا، پس یہ علماء کے نزدیک معتبر اصول اور قدماء (اسلاف) کے ہاں انہی قواعد پر مبنی ہیں، شیخ اس عجیب و غریب اتفاق سے حیران ہو گئے۔

منہج واسلوب

شیخ رشید رضا فرماتے ہیں کہ "امام شاطبیؒ کی یہ کتاب ایک ایسی تصنیف ہے کہ اگر دیکھا جائے تو اسلام کے اصول اوراحکام میں اِس جیسی کتاب کی کوئی مثل نہیں ملتی۔"[7]

امام شاطبیؒ اپنی کتاب "الموافقات" میں مقاصدِ شریعت کے قواعد کو نہایت دلنشین انداز سے بیان کرتے ہیں۔ شارع نے جو مصلحتیں بیان کی ہیں اُن کو بیان کرتے ہیں اور دین و دنیا میں بندوں کی مصلحتوں کی وجہ سے ضابطوں کو تحریر کرتے ہیں، جس میں لُغت عربیہ سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے، واقعہ کی معرفت کی توجیہ کو بیان کیا ہے اور جس ماحول میں وحی کا نزول ہوا اُسے بھی بیان کیا ہے۔ آپ نے مقاصدِ شریعت کو بیان کرتے ہوئے اصول فقہ کو بھی بیان کیا ہے اور اس کے ساتھ تکلیف کا عموم، مفہوم کلی کا بھی ذکر کیا ہے۔

امام شاطبیؒ نے "الموافقات" کی تحریر کے دوران اصول فقہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے مقاصد شریعت بیان کرنے کا قصد کیا جس میں آپ نے غیر ضروری مباحث سے اجتناب کیا۔

مثلاً کتب کے تدوین کے زمانے میں لغت عربیہ اور اس کی مباحث جو کہ امام شاطبیؒ کے دور میں بہت زیادہ عام ہو چکی تھیں ان میں بہت سی کوششیں کی گئیں لیکن یہ ایسی مباحث تھیں جن کے سبب مباحثِ اصول تشریعی حکمتوں سے دوسری طرف پھیر دی گئی تھیں، یہی وجہ ہے کہ امام شاطبیؒ نے ان تمام معاون اسباب کی طرف توجہ مبذول کرائی تاکہ علم اصول فقہ اور دیگر علوم کے مابین حالت تداخل ابدائی سے تداخل اجرائی میں باہمی ربط پیدا ہو سکے۔

امام شاطبیؒ اپنے اس قول کے ذریعے اس بات کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں کہ "اصول فقہ میں لکھا ہوا ہر اس مسئلہ کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کی فقہی فروعات ہوں، یا آداب شرعیہ ہوں اور یا یہ فروعات ان کے لئے معاون نہ ہوں" تو آپؒ نے اس کے لیے "اصول الفقہ عاریۃ" کا لفظ وضع کیا ہے۔

امام شاطبیؒ نے اپنی کتاب "الموافقات" میں "توفیق ظاہری" کے عنوان سے ایک اصطلاح قائم کر کے فقہاء کے اختلافات کا احسن اور بہترین حل پیش فرمایا ہے جن میں فقہاء کرام اور اصولیین نے بڑی کوششیں صرف کر دیے ہیں۔ ان مقاصد اور علم اصول فقہ کے مابین دو مستند محور کے ساتھ آپس کے ربط کا کام دیتے ہیں۔

پہلا محور

اصول فقہ میں درج شُدہ معارف کے بیان میں یعنی مسائل واصلہ (ملے ہوئے مسائل) اور مسائل عاریہ (عارضی طور پر مسائل) کے مابین امتیاز پیدا کرنا ہے۔

دوسرا محور

فقہ اور اصول فقہ میں جو کچھ ہے اور جو اس میں نہیں ہے اُن کے مابین امتیاز کرنا۔

اور آپؒ نے مسئلہ محوریہ کے عنوان سے قطعی اور یقینی جُملہ بیان فرمایا جس کا براہِ راست پہلے مقدّمے میں اِس قول کا اقرار کرنا ہے۔ "در حقیقت دین میں اصول فقہ کی حیثیت قطعی ہے ظنی نہیں، اور دلیل اس کی یہ ہے کہ اصولِ فقہ شرعی کلیات سے آراستہ ہیں اور جس علم کی خصوصیت یہ ہو گی تو وہ قطعی ہی ہو گا۔[8] کیونکہ اصول فقہ سے براہِ راست شرعی مقاصد اور حکمتیں یقینی طور پر حاصل کی جاتی ہیں۔"

امام شاطبیؒ کا اسلوب علمِ مقاصد اور اس میں غور و حوض کرنے پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ بعض اصولی مباحث میں بھی وہ بحث و تمحیص کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں۔ جیسے مقاصد شرعیہ کے حصول، قواعد کا استنباط اور اجتہادی اصولوں کو احاطہ تحریر میں

لانے کو از حد ضروری گردانتے ہیں جس کے لئے آپؒ استقراء کلی کا بھرپور اہتمام کرنے کو بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ امام شاطبیؒ کی مد نظر تین چیزیں ہیں:

۱۔ مقصد کی تحقیق کرنا، **۲۔** کاموں کے انجام کی رعایت (لحاظ و اعتبار) کا خیال رکھنا، **۳۔** مقاصد کا اعتبار (لحاظ) کرنا۔ آپؒ نے کچھ شرعی اصول اور مقاصد و اسرارِ تکلیف بنائیں جن میں مجتہد کی شروط کی طرف رجوع کی جاسکتی ہے، جنہیں آپؒ نے مجتہد کی معرفت کی شرط سے ترتیب دے کر اجتہاد تطبیقی کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپؒ نے اجتہاد نظری اور اجتہاد تطبیقی کے مابین فرق بیان فرمایا ہے جسے "الاجتهاد في تحقيق المناط" سے تعبیر کیا ہے۔

مقاصد کے اسلوب کا بیان

آپؒ کو مقاصد شریعت تحریر کرنے کے دوران سابقہ اصولیین کے اسلوب سے ہٹ کر ایک الگ منفرد فکر لاحق ہوگئی جس کے نتیجے میں آپؒ نے ان بہت سے تشریعی اسرارِ مقاصد اور ان کی مصلحتوں کی رعایت کا خیال رکھا جو کہ آپ کے تجزیاتی اسلوب کے دوران ہی ہوا اور یہ سابقہ طرز اسلوب سے ذرا مختلف تھا۔ لہٰذا آپ کے اس اسلوب کو پانچ طریقوں (اسلوب) سے جاننے لگا۔

امام شاطبیؒ نے اپنی کتاب کو پانچ قسموں میں تقسیم کیا ہے:

پہلی قسم: علمی مقدمات میں ہے جن کی ضرورت ہے۔ یہ کل تیرہ (۱۳) مقدمات ہیں جو کہ مباحثِ کتاب کو سمجھنے کے لیے ضروری اصولوں پر مشتمل ہیں۔

دوسری قسم: احکام کے بیان میں ہے۔ اس میں امام شاطبیؒ پانچ تکالیف، اور پانچ احکام وضعیہ اور مقاصد شریعت کے ساتھ ان کا ربط بیان کرتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ مصلحتوں کی تحقیق اور مقاصد سے اجتناب کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

تیسری قسم: مقاصد شرعیہ اور اس کے احکام سے متعلق ہے۔

چوتھی قسم: ادلہ (قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس) کے بیان میں ہے۔ آپؒ اس قسم میں ادلہ شرعیہ اور اس کے ماخذ، مکلفین کے افعال پر احکام صادر ہونے سے بحث کرتے ہیں۔

پانچویں قسم: اجتہاد کے خاتمہ کے بارے میں ہے۔ اس پانچویں قسم میں آپؒ نے اجتہاد، تقلید اور اس سے عارض ہونے والے لواحق و ترجیح کے احکامات ذکر کئے ہیں۔ یہ کتاب صرف اصولی مباحث پر مشتمل نہیں ہے بلکہ یہ فقہی مسائل، لغوی قضیے اور قواعد فقہیہ کی مباحث کو بھی شامل ہے۔

امام شاطبیؒ نے اپنی اس کتاب میں علم المقاصد کی باقاعدہ طور پر کوئی تعریف نہیں کی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ آپؒ نے مقاصد کو مطلق چھوڑ کر دو مختلف حقیقتوں کا ذکر کیا ہے، جنہیں ایک ہی لفظ میں جمع نہیں کیا جاسکتا۔ آپؒ نے مقاصد کی دو قسمیں بیان کی ہیں: **۱۔** مقاصدِ شارع، **۲۔** مقاصدِ مکلفین۔

علم المقاصد کی ابتداء میں اصول فقہ کی مباحث کے درمیان اشارات تھے جس سے میری مراد مسالک کی علت ہے، جس طرح مناسبت اور مصلحت ہوتی ہے۔ اصولیین کی کتابوں میں اس پر پوری توجہ دی گئی حتیٰ کہ امام شاطبیؒ نے مقاصد شرعیہ کی فکر کو بڑی وسعت دے کر اس پر ایک مکمل نظریہ قائم کیا جس کی بنیاد جملہ احکام شرعیہ اور ان کی عبارات رکھی گئی۔ مثلاً آپؒ نے "الموافقات" کے مقدمہ میں اس کو ذکر کیا ہے۔

"جب انسانیت کی پیدائش ہوئی تو اللہ رب العالمین نے جس سے چاہا ہدایت بخشی، میں نے انسانیت کی افرینش کو ہی موضوع بحث رکھا، اس کے متعلق اجمالی اور تفصیلی چیزوں کو زیر تحریر لاتا رہا پھر اس کے دلائل و شواہد میں حکم کے مصادر اور مأخذ کو

تفصیل کے ساتھ بیان کیا اس میں خاص طور سے اجتہاد کلی پر زور دیا گیا اور جزئیات کا اعتبار نہیں کیا گیا ان سب کے بیان کرنے میں قرآن وسنت کے مقاصد کے بیان کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا۔"[9]

امام شاطبیؒ نے "علم المقاصد" کو تمام علوم کے لئے مقدمے اور تمہیدی کلام اور علم اجتہادی کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اپنی کتاب "الموافقات" کے جزء ثانی میں ادلہ کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے، مقاصد شریعت کی ترتیب قائم کرکے اس کی حاجیات، ضروریات اور تحسینیات کی صورت میں تقسیم کی ہے۔ یاد رہے کہ امام جوینیؒ جیسا کہ شریعت کی بڑی ضروریات کے بیان میں سبقت لے گئے تھے اس تقسیم میں بھی وہ آگے نکل چکے ہیں۔

امام شاطبیؒ مقاصد کی تالیف میں اسلاف سے استفادہ کرتے رہے جن میں چند نام درج ذیل ہیں:

۱۔ حکیم ترمذی، ۲۔ ماتریدی (333ھ)، ۳۔ امام قفال شاشی (365ھ)، ۴۔ ابوبکر ابہری (375ھ)، ۵۔ ابن حزم (384ھ)، ۶۔ امام باقلانی (478ھ)، ۷۔ امام ابوالولید باجی (474ھ)، ۸۔ امام جوینی (478ھ)، ۹۔ امام غزالی (505ھ)، ۱۰۔ ابن رُشد (595ھ)، ۱۱۔ امام فخر الدین رازی (606ھ)، ۱۲۔ آمدی (631ھ)، ۱۳۔ ابن حاجب (646ھ)، ۱۴۔ امام عزبن عبد السلام (660ھ)، ۱۵۔ امام بیضاوی (685ھ)، ۱۶۔ الاسنوی (772ھ)، ۱۷۔ ابن سبکی (771ھ)، ۱۸۔ امام قرافی (664ھ)، ۱۹۔ ابن تیمیہ (728ھ) وغیرہ دیگر علمائے اصولیین کے نام قابل ذکر ہیں۔

ان تمام علماء نے یا تو جزوی طور پر بیان کیا ہے یا عمومی طور پر ذکر کیا ہے، جبکہ امام شاطبیؒ نے "مقاصد" کو بطور اصل اور قانون کے ذکر کیا ہے۔ "مقاصد" کی صورت اور اسلوب جس طرح امام شاطبیؒ نے بیان کئے ہیں یہ انہی کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔

امام شاطبیؒ کے منہج کی خاصیات وعلامات

- شرعی اصولوں اور مقاصد کا اہتمام کرنا۔
- اصول فقہ کو مقاصد شرعیہ کے طور پر پیش کرنا اور کلی اصول بیان کرنا۔
- اِس طریقے کی بطور قطعی حیثیت متعارف کرانا اور مذاہب اربعہ کے مابین تطبیق پیدا کرنا۔
- اصول فقہ کے بیان اور مقاصد کی تحریر میں امام شاطبیؒ کی انفرادیت۔
- شرعی اصولوں، مقاصد اور تکلیفی اسرار و رموز پر اجتہادی فکر کو فروغ دینا۔
- علم مقاصد میں احکام کی قطعی بنیاد کے لیے "مقاصد نظریہ" یا "مقاصد منہجیہ" پر اعتماد کرنا۔
- امام شاطبیؒ نے منہجِ مقاصد شریعت کو ان تین (ضروریات، حاجیات اور تحسینیات) قسموں میں تقسیم کیا ہے۔
- امام شاطبیؒ مقاصد کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں:

ایک مرجع شارع ہے، اور دوسری قسم مکلف (بندہ، انسان) ہے۔ بہر حال مقاصد شرعیہ کی چار اقسام ہیں:

۱۔ ایسے مقاصد جن کو شریعت نے ابتداء وضع کیا۔
۲۔ ایسے مقاصد جنھیں شریعت نے فہم کے لیے وضع کیا۔
۳۔ ایسے مقاصد جنہیں شریعت نے بمقتضائے تکلیف کے لئے وضع کئے ہیں۔
۴۔ ایسے مقاصد جنہیں شریعت نے مکلف کے لئے وضع کئے ہیں جو کہ اسی حکم کے تحت آتے ہیں۔

- امام شاطبیؒ نے ایک ایسی جدید منہج کی بنیاد رکھی جو "مقاصد نظری" کے عنوان سے شریعت اسلامیہ کے احکام کے لیے استقرائی اسلوب پر چل سکے، جس میں ظن سے یقین کی طرف سفر شروع ہو جائے۔
- کلیات اور جزئیات کو عموم و خصوص کے طریقے سے تبدیل کرنا۔

- ادلّہ شرعیہ کا کثرت سے ذکر کرنا۔
- ادلّہ شرعیہ کو دو ہی اقسام (عقلیہ، نقلیہ) میں منحصر کرنا۔ اصول فقہ میں ادلہ نقلیہ مقدم ہے اور ادلہ عقلیہ اسی کے تابع ہیں۔
- ادّلہ شرعیہ کا کثرت سے ذکر کرنا۔
- اس اسلوب اور طریقے کے مطابق ادلّہ یہ ہیں، کتاب، سنت، اقوالِ صحابہ، افعال تابعین، اجماع اور قیاس۔
- مصالح ضرو ریہ کا بیان حاجیات میں کرنا۔
- امام شاطبیؒ نے کتب اصول کی تدوین کردہ مباحث میں سے کسی بحث کو ذکر نہیں کیا مگر اس کی طرف اشارہ ضرور کیا ہے تاکہ اِس سے قاعدے کی جانب یا کسی تفریعی اصل کے لئے کوئی راستہ مل سکے۔
- امام شاطبیؒ نے اضافی اصولی مباحث کی طرف توجہ نہیں دی بلکہ بہت سے اصولی مباحث میں آپؒ نے حصول مقصود کو مد نظر رکھا ہے۔
- اصول فقہ میں ذکر کئے جانے والے علوم (فقہ، نحو، علم کلام، بلاغت) سے لے کر علوم بُرھانیہ (یعنی ایسے علوم جن میں بُرھان اور دلیل پر اعتماد رہتا ہے) تک کے علوم پر یقین کیا جاتا ہے۔
- اصول فقہ اور علم مقاصد کے اسلوب کے مابین فرق نہ کرنا، بلکہ امام شاطبیؒ "مقاصد" کو اصول فقہ کی اصولی مباحث کے تحت لانا یہ آپؒ کا امتیاز ہے۔
- شرعی اسرار اور فلاسفہ کو گہری نظر سے دیکھنا۔
- امام غزالیؒ کی اراء اور آپ کی تصانیف کو اہم مصادر اور مأخذ میں شمار کیا جاتا ہے۔
- اس طرز اسلوب میں معرفت کی وہ اشیاء بیان کی ہیں جو شریعت میں پائے جانے والے عرف وعادات کو اُجاگر کرتی ہیں۔
- امام شاطبیؒ کے اسلوب کو ایسی جہات میں منحصر کیا گیا ہے جن سے شارع کے مقاصد کی معرفت حاصل کرنے کے لیے راستے کھول دیتے ہیں۔
- اس اسلوب اور طریقے کو مباحث مقاصد میں اصل اور وسیع الامثلہ شمار کیا جاتا ہے جو کہ ان علمائے اصولیین سے اخذ کئے گئے ہیں جنھوں نے امام شاطبیؒ سے اس میدان میں سبقت لی ہیں۔
- در حقیقت تکالیف شرعیہ کو مقاصد شرعیہ میں جستجو اور کھوج لگانے سے حاصل کئے جاتے ہیں۔
- مقاصد کے فہم اور سمجھنے کے لئے حد درجہ اجتہاد کی ضرورت ہوتی ہے۔
- تشریعی اسرار اور مقاصد کا ضروری حد تک اہتمام کیا گیا ہے۔
- سابقہ منہج سے الگ مصلحتوں کی رعایت میں انفرادیت حاصل کرنا امام شاطبیؒ ہی کا کمال ہے۔
- مقاصد کی تفکیری بنیادوں میں وسعت کا پایا جانا اور اسی کو باقاعدہ طور ایک کامل نظریہ اور مستقل منہج بنانا آپؒ ہی کا طرہ امتیاز ہے۔
- مجتھد کی شرائط میں سے ایک اہم شرط یہ بھی ہے کہ وہ پیش آمدہ واقعہ کی حقیقت سے آگاہ ہو جسے آپؒ نے اجتہاد تطبیق کے لیے بنیاد قرار دیا ہے۔
- اصولِ اجتہاد تین امور پر مشتمل ہیں۔

۱۔افعال کے انجام کا لحاظ رکھنا

۲۔مقاصد کا اعتبار کرنا

۳۔قصد کی تحقیق و جستجو

- اجتہادِ نظری اور اجتہاد تطبیقی کے مابین فرق کرنا، جسے امام شاطبیؒ مقصد کی جستجو میں "اجتہاد" سے تعبیر کرتے ہیں۔
- مسائل واصلہ (ملے ہوئے) اور مسائل عاریہ (عارضی) میں فرق بیان کرنا۔
- ظاہری اختلاف کو حل کرنا جس میں کثیر فقہاء اور اصولیین کوششیں کرتے رہے اور اِس میں مقاصد اور علم اصول فقہ کے مابین باہمی ربط دینے کو ترجیح دی گئی ہے۔
- مسئلہ محوریہ کے عنوان سے یقینی اور قطعی حیثیت قائم کی گئی ہے۔
- ایسے چیزیں جن کا فقہ اور اصول فقہ میں دخل ہے اور نہیں ہے، میں فرق کرنا۔
- استقرائی کلی کی خالصۃ مقاصد شرعیہ پر بنیاد رکھی گئی ہے، دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ استقرائی کلی "ایسا طریقہ ہے جس میں شرعی قاعدوں اور مقاصد پر اعتماد کرکے اِن قاعدوں، مقاصد اور اس کے اسرار ورموز کو جان لیا جاتا ہے۔"
- قواعد اصولیہ کو شرعی مقاصد اور مصالح کے لیے بھرپور انداز سے بیان کرنا۔
- ایسے مسائل جو حقیقت سے وابستہ ہیں اور ان کا تشریعی مقام بیان کرنا۔
- تشریعی اسرار، اجتہاد میں حکمتیں، زندگی کے نئے پیش آمدہ مسائل، احوال اور نئے مختلف معاملات پر حکم لگانا یہ تمام چیزیں اِس علم کے فروغ کے لیے مدّ معاون ہیں۔

اِس طریقے کے صاحب نے مجتہد کی شرائط کو دو باتوں میں منحصر کیا ہے۔

۱- مقاصد شرعیہ کو مکمل طور پر سمجھنا۔

۲- مقاصد شرعیہ کے فہم میں بنیاد استنباط، غور وخوض کو بنانا۔

- اِس طریقے نے علم مقاصد اوراسکے حصر میں بعض ایسے نظریات قائم کیے ہیں جو جزئیات کی تلاش کے بعد قائم ہوسکے۔ اور امام شاطبیؒ نے انھیں مغربی قوانین کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے فی زمانہ رائج طریقے پر انھیں بیان کیا۔
- اِس طریقے نے مقاصد اور انسان کی اصلاح کے درمیان ایسی تطبیق دی ہے کہ انسان دنیا میں اِس کی بدولت مفاسد اور برائیوں سے دور رہ کر سعادت مند رہے گا۔ اوراس کی سعادت آخرت میں اللہ کی خوشنودی اور رحمت کے سایہ میں ہوگی۔
- اِس طریقے نے مثال کے طریقے سے بیان جاری کیا ہے نہ کہ حصر کے طریقے سے، یہ ایسے نئے نمونے اور امثلہ ہیں جنھیں پڑھنا، اپنانا، تبلیغی نہج پر پھیلانا اور فی زمانہ ثقافتِ اسلامیہ میں حُسن دیکھنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔
- اِس طریقے نے بیان کیا ہے کہ ہر زمانے کے مسلمان علماء نے احکام کے حصول کے وقت مقاصد شرعیہ کا لحاظ رکھا ہے۔ علماء کے مابین اختلافی اِصول میں بھی شارع کے مقاصد کی معرفت از حد ضروری ہے۔
- امام شاطبیؒ کے دستِ بیان پر ہی اِن "مقاصد" کی تکمیل ہوتی ہے۔
- امام شاطبیؒ کو مقاصد شرعیہ کی مباحث میں حقیقی بانی گردانا جاتا ہے جیسے اصول فقہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔
- امام شاطبیؒ نے شرعی مقاصد کے اردگرد جو اعتراضات وارد ہوئے ہیں انھیں احسن انداز سے حل کیا ہے۔ پھر قطعی اصول تطبیق کے انداز سے بیان کیے اتفاق کا حصول انجام اور انتہاء دیکھ کر کرتے ہیں، کیونکہ اِن تمام اختلافات کا انجام وہ اتفاق ہے۔ اور پھراس لیے بھی کہ تمام علماء وفقہاء شرع شریف کے احکام میں تطبیق کی جانب ہی کے درپے ہوئے۔
- امام شاطبیؒ کی فقہی جانب غالب رائے پر قائم ہوتی ہے یعنی مالکی رائے۔

- امام شاطبیؒ کو مسئلہ قطعیہ میں مصلحت کی رعایت کرنے میں بہترین مفکر شمار کیا جاتا ہے۔اور یہ جُملہ احکام، جزئیات میں بلا استثناء بات کہی جاسکتی ہے۔
- اِس طریقے نے "الموافقات" کتاب کے مقاصد کو منفرد انداز سے بیان کیا ہے۔
- اِس طریقے نے تقدیم حاصل کی ہے، امام شاطبیؒ کتاب کی تصنیف کے دوران اِن قواعد کے جامع رہے اور تحقیق و تدقیق سے انھیں ڈھالا۔ جیسا کہ اِس طریقے نے دس قواعد کو مختصر امقاصد کے نظریے اور اسلوب کے ساتھ بیان کیے ہیں۔
- اِس طریقے میں منفرد انداز سے مسائل زیر بحث لائے گئے ہیں اور صرف مقاصد شرعیہ کے فرق کو بیان کرنے کے لیے کم علمی کی وجہ سے فرق آیا ہے۔
- اصول فقہ کو باقی علوم سے جوڑنے کے لیے تداخل ابتدائی اور تداخل اجرائی کو استعمال کیا گیا ہے۔
- امام شاطبیؒ کے اصول نے اصولی منہج میں گہرا اثر چھوڑا ہے تاکہ اِس کا مابعد موضوعات، علم کی ساخت پر اثر قائم ہو سکے۔
- اصولی مسائل کو بنیاد بناتے ہوئے مقاصد کا اعتبار کیا گیا ہے۔
- اِس میں کوئی اختلاف نہیں کہ امام شاطبیؒ مقاصد کے بیان میں عہدہ حیثیت قائم کر چکے ہیں اور اصولیین کی کتب میں اِن کے نظریات و مسائل سے حصّہ لیا گیا ہے۔
- فہم و بصیرت کے لیے مثال کے طریقے سے اصول فقہ بیان کیے گئے ہیں تاکہ مثالوں سے تطبیق اور درمیانی راہ نکل سکے۔
- امام شاطبیؒ نے نہ صرف علم مقاصد اوراِس کے نظریات پر انحصار کیا بلکہ آپ اصولی مباحث میں مہارت رکھتے ہیں جیسے استقرائی کلی کی اصطلاح ہے، قواعد استنباط، اصولِ اجتہاد کی تحریر اور مجتہد کی شرائط ہیں۔
- اصول فقہ سے مقاصد شرعیہ کی جانب راہ علم مقاصد کی مباحث اور مسائل جان لینے کے بعد ہوتی ہے۔جو کے علم اصول اور اِس کی استمدادی مباحث کی وسعت کے نتیجے میں ہوتا ہے۔
- امام شاطبیؒ کے طریقے نے یہ بات واضح کی ہے کہ حکم میں ایک قول کی طرف رجوع کیا جائے اور فقہاء و مجتہدین کے کثیر اختلاف کی طرف التفات نہ کیا جائے۔
- اِس طریقے میں اجتہاد کی انواع، جو اِس کی انواع سے الگ چیزیں ہیں یا جو نہیں ہیں تمام کو بیان کیا گیا ہے، پھر دوار کان پر بنیاد رکھی گئی ہے۔

۱-عربی لغت پر مہارت ۲-مقاصد شرعیہ کا مکمل فہم

الموافقات کے بارے میں علماء کرام کے تعریفی کلمات

اس کے بارے میں آپ کے شاگرد ابو عبد اللہ مجاریؒ نے کہا ہے:

"و له – رحمه الله – تأليف منها: كتاب الموافقات، سمعت بعضه عليه"[10]

"آپؒ کی مختلف تصانیف ہیں جن میں سے کتاب الموافقات بھی ہے اور میں نے اس کا کچھ حصہ آپ سے سنا ہے"۔

احمد بابا نے اس کے بارے میں کہا ہے:

"و كتاب الموافقات في أصول الفقه كتاب جليل القدر جداً، لا نظير له، يدل على إمامته و بعد شأوه في العلوم سيما علم الأصول"[11]

کتاب الموافقات اصولِ فقہ میں ایک بے مثال اور اہم کتاب ہے، جو کہ مختلف علوم بالخصوص اصولِ فقہ میں آپ کی امامت اور بلند ہمتی پر دلالت کرتی ہے۔

امام حفید ابن مرزوق کہتے ہیں:"كتاب الموافقات المذكور من أقبل الكتب"[12]
"مذکورہ کتاب الموافقات مقبول ترین کتابوں میں سے ہے"۔
شیخ محمد مخلوفؒ کہتے ہیں:"الموافقات في الفقه جليل جداً لا نظير له من أنبل الكتب"[13]
"الموافقات فقہ میں ایک بہترین، نہایت عمدہ اور بے مثال کتاب ہے"۔
شیخ محمد فاضل ابن عاشور رقمطراز ہیں:

"لقد بني الإمام الشاطبي – حقا – بهذا التأليف هرماً شامخاً للثقافة الإسلامية، استطاع أن يشرف منه على سالك و طرق لتحقيق خلود الدين و عصمته قل من اهتدى إليها قبله، فأصبح الخائضون في معاني الشريعة و أسرارها عالة عليه، و ظهرت مزيد كتابه ظهوراً عجيبا في قدننا الحاضر و القرن قبله، لما أشكلت على العالم الإسلامي عنه نهصته من كبوته أوجه الجمع بين أحكام الدين، و مستجات الحياة العصرية، فكان كتاب الموافقات للشاطبي هو المفزع، و إليه المرجع، للتصوير ما يقتضيه الدين من استجلاب المصالح، و تفضل طرق الملاءمة بين حقيقة الدين الخالدة، و صور الحياة المختلفة المتعاقبة"[14]
"درحقیقت امام شاطبیؒ نے اس تصنیف کے ذریعے اسلامی ثقافت کی ایک ایسی بلند عمارت کھڑی کر دی ہے جس سے وہ دین کے دوام اور اس کی حفاظت کو ثابت کرنے کے طرق اور مسالک کو دیکھ سکے، آپ سے پہلے ہم ہی لوگوں نے اس حقیقت تک رسائی حاصل کی، ہماری اس موجودہ صدی اور اس سے پہلی صدی میں اس کتاب کی خوبی اس وقت حیرت انگیز طور پر منظر عام پر آئی جب عالم اسلام کے اپنی غفلت سے بیدار ہونے کے وقت احکامِ دین اور زندگی کے جدید مسائل کے درمیان موافقت پیدا کرنا اس کے لیے مشکل ہو گیا تھا اور دین جو مصلحت کو مقدم رکھنے، دین کی دائمی اور زندگی کی مسلسل آنے والی مختلف صورتوں کے مابین موافقت پیدا کرنے کے طریقوں کی تفصیل کا تقاضا کرتا ہے اس کی تصویر کشی کرنے کے لیے امام شاطبیؒ کی کتاب الموافقات ہی مرجع اور مصدر قرار پائی"۔

امام شاطبیؒ کے بعض تلامذہ کا "الموافقات" کا خصوصی اہتمام کرنا

امام شاطبیؒ کے بعض تلامذہ نے الموافقات کا خصوصی اہتمام کیا ہے، جن میں سے بعض نے اس کو مختصر کیا ہے اور بعض نے اس کو نظم کی صورت میں تحریر میں لایا ہے۔ آپ کے شاگرد ابو بکر محمد بن عاصمؒ نے اس کو مختصر کر کے اس کا نام "نیل المنی فی اختصار الموافقات" رکھا ہے۔[15]
وادی آش شہر سے آپ کے تلمیذ نے الموافقات کو نظم کی صورت میں لکھا ہے اور اس کا نام "نیل المنی من الموافقات" رکھا ہے۔[16]

خلاصہ ونتائج

1- یہ مضمون امام شاطبیؒ کی کتاب "الموافقات" کی مکمل روداد، منہج، مقام، موضوعات، تقسیمات، امتیازات اور ماخذ کا احاطہ کرتے ہوئے اس کے متعلق علماء کے آراء امام کی مہارت، مسلک اور اصطلاحات پر مبنی ہے۔
2-امام شاطبیؒ نے اصول فقہ اور علم مقاصد کی گہری ربط کو عیاں کر کے اصول فقہ کو قطعی (یقینی) دلیل قرار دیا۔
3-امام شاطبیؒ نے اصول فقہ میں خلط شدہ دوسرے علوم کو علیحدہ کر کے اجتہاد کے اسلوب اور مجتہد کے شرائط بیان کرتے ہوئے نئے اصطلاحات وضع کئے اور جدید اسلوب کی بنیاد رکھی۔
4-امام شاطبیؒ نے مقاصد شرعیہ کی تقسیمات بیان کئے اور تکالیف شرعیہ ہی کو مقاصد شرعیہ کا منبع قرار دیا۔

5-الموافقات میں امام شاطبیؒ نے دین حنیف سے متعلق تکلیفی اسرار ورموز جمع کئے اور مقاصد شرعیہ کے قواعد کو بہترین انداز میں بیان کئے ہیں۔

6-امام شاطبیؒ نے اپنی کتاب میں فقہی فروعات، آداب شرعیہ کے لئے "اصول الفقہ عاریۃ" کی اصطلاح وضع کی ہے۔

7- امام شاطبیؒ نے تین چیزوں کو مد نظر رکھا ہے۔: ۱۔ مقصد کی تحقیق کرنا، ۲۔ امور کے انجام کی رعایت رکھنا، ۳۔ مقاصد کا اعتبار کرنا۔

8-الموافقات میں آپؒ نے ایک اصطلاح "توفیق ظاہری" قائم کر کے فقہاء کے اختلاف کا حل احسن انداز سے پیش کیا ہے۔

9-اسلام کے اصول، احکام اور مصلحتوں کو بھی اپنی اس کتاب میں جمع کئے ہیں۔

10-امام شاطبیؒ نے لغت عربیہ کی مہارت، پیش آمدہ واقعہ کی حقیقت سے آگاہی کو مجتہد کے لئے ضروری شرط قرار دیا ہے۔

References

[1] Al-Zariyāt 51: 56.

[2] Al-Mā'ida 5: 3.

[3] Al-'Imrān3: 85.

[4] Abū Abdullah Shams al-dīn Ālḏhby, Siyār Ā'lam al-Nubālā, (Beirūt: Mus'sat ālrsālah, ed. 3, 1405 A.H/1985), 9: 120; Ibn 'Ābdulbrr, Al-Intiqā fī Fādāil āl-Ālāimmātā āl-Ṯulāṯā Āl-Fuqāḥā (Beirut: Dār āl-Kutub al-Ilmiyyah, 121); Ibn Farhun al-Maliki, al-dibaj al-mudhhab fi mma'rifat a'yan al-madhhab (Beirut: Dar al-Turath), p. 146; Ālqāḍy Ayāḍ bin Musa Ibn Ayāḍ, Tartīb āl-madārk wa Taqryb ālmsālak limarifah A'lām Maḏhab Mālk, (Almumlikah Al-Gharbiya: Wizarah al-Auqaf wa Shu'on al-Islamiyah, ed. 2, 1403A.H/1983), 3: 244; Ālkẖzrğy, Āḥmed bin Abdullah bin Āby Ālkẖyr bin Abdul Aleem Ālānṣāry Ālsā'dy Ālymny, Safi ud din (Kẖlāṣah Tehḏyb Ālkmāl fy Asmā ālrğāl, (Halab: Dār ālšhu'air, ed. 5, 1416A.H), p. 233.

[5] *Syr A'lām ālnblā lil Ālḏhby*, 6: 390; *Ālāntqā lil Abdul bar*, 121; *Kẖlāṣah thḏyb ālkmāl lil Ālkẖzrğy*, p. 402; Ālḏhby, Šhmas āldyn Ābu Abdullah Muḥammad bin Āḥmed bin Uthṯmān Ibn Qāymāz, *Manāqab al-Imām abī Ḥanifah wa ṣāḥib*, (Hyderabad Deccan, Alhind, Lijanna Ehya Al-Muaraf Al-numaniya, ed. 3, 1408A.H), 1: 51; Ālhyṯmy, Šhahāb Āldyn Āḥmed bin ḥiğr, *Āḻhyrāt āḻhsān fy manāqb ālāmām ālāẓam āby ḥaniyfa al-Numān, al-Jawāhr al-Maḍiya fi ṭbqāt al-Ḥanafiyah* (Dār Hğr: Maktabah Tušhstrbyty, 1413A.H/ 1993), 1: 49.

[6] Abū Isḥāq Ibrāhīm Ibn Musa Ibn Muhammad al-Shāṭibī, , *Al-Muwāfaqāt* (Al-Saudia: Dār Ibn Affan), 1: 43.

[7] Muḥammad Rashīd Raḍā, *Tafsīr al-Mīnār* (Cairo: Dār al-Manār, 1947), 6: 57.

[8] Al-Shāṭibī, *Al-Muwāfaqāt*, 1: 17-18.

[9] Al-Shāṭibī, *Al-Muwāfaqāt*, 1: 9.

[10] Muḥammad Ibn Muḥammad Ibn ʻAlī Ibn Abdulwāḥīd, *Barnāmaj al-majārī* (Beirut: Dār al-Alghārb al-Islamī, ed. I, 1400A.H./1982), p.118; Kẖyr Āl-dīn bin Mehmūd IbnMuhammad al-Zārklī al-Damishqī, *al-aʿlām* (Cairo, 1387A.H. ed. 2,), 1: 75; Kaḥālah, Umer Ibn Raḍā Ibn Muhammad Rāġib Ibn Abdālġny al-Damisqī, *Muʿjam Ālmu'lfyn* (Beirut: Dār Ālthurāṯ Ālarby, 1376A.H.), 1: 118; Ālbġdādy, Ismāʿyl bin Muhammad Āmyn Ibn Myr Salym al-bāhāny, *Āyḍāḥ al-Maknun fī alp-ḏyl Ala kašhf al-ẓunun* (Beirut: Dar ul Fikar, 1410A.H/ 1990), 2: 127.

[11] Ahmad Bābā Ibn Ahmad al-Faqeyh al-hāj Ahmad Ibn Umar Ibn Muhammad al-Takrūrī, *Nīl al-Ibtihāj Bī Tatīrīẓ al-Dībāj* (Tarablus: Dār al-Kātib, 2000), 48.

[12] al-Takrūrī, *Nīl al-Ibtihāj Bī Tatīrīẓ al-Dībāj,* 48.

[13] Muhammad bin Muhammad bin Qāsim Makẖluf, *Shujrah al-Nūr al-Zakiyah fī Tabqāt al-mālikiyya* (Beirut: Dār al-Kūtab al-ilmiyah, 2003), 231.

[14] Al-Shāṭibī, *Al-Muwāfaqāt*, 46.

[15] Ahmad Ibn Muhammad al-Maqqārī al-Hafīd, *Nafḥ al-ṭīb min Husn al-Andalus al-Raṭīb* (Beirut: Dar Sader, 1968), 5: 21.

[16] Al-Shāṭibī, *Fatāwā Imām Shāṭibī,* 48.